مطبوعات

ISLAM RE-DEFINED

اسلام ری ڈیفائینڈ

مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر محمود بریلوی

ضخامت: تقریباً ۲۰۰ صفحات

کاغذ، طباعت، قابل قدر۔

آرٹ کارڈ کے خوبصورت ٹائیٹل کے ساتھ قیمت ۴۵/ روپے

مؤلف کے پتے سے طلب کریں: پوسٹ بکس نمبر ۲۹۴ کراچی ۲

ڈاکٹر محمود بریلوی صاحب کی پہلے بھی کچھ تحریریں میری نظر سے گذر چکی ہیں۔ مگر اُن کی ایک باقاعدہ کتاب پہلی بار زیرِ مطالعہ آئی۔ اس کتاب کی یہ خوبی تو ساری توجہ کھینچ لیتی ہے کہ ٹائیٹل سے لے کر دبیز سفید ڈائجسٹ پیپر اور ٹائپ کی خوبصورتی تک ہر چیز خوب ہے۔ اس معیار کی ۲۰۰ صفحات کی انگریزی کتاب کی جو قیمت رکھی گئی ہے۔ وہ خالص تاجرانہ قیمت سے کچھ کم ہی ہوگی۔ اسلام کے متعلق مخالفین کی پھیلائی ہوئی تحریفات اور بدگمانیاں، نیز اسلام کے اپنے فدائیوں کی تعریفات کی وجہ سے جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور جن کی وجہ سے صحیح شعور دھندلا گیا ہے اُن کو ملحوظ رکھتے ہوئے ڈاکٹر بریلوی نے اسلام کا از سرِ نَو تعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ یہ توضیحِ اسلام کی تازہ کوشش ہے۔ خاص طور پر وہ طبقہ جس سے انگریزی زبان ہی میں بات کرنا ضروری ہے، مسلمانی و نامسلمانی کی خاص الجھنوں سے دوچار ہے۔

۱۸ ابواب اور ۳۸ فصلوں میں پروفیسر صاحب نے اوّلاً انبیائے متقدمین (علیہم السلام) اور اُن کے پیروکاروں کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر قدیم مذاہب اور دینِ زرتشت (ZOROASTRIANISM) اور عیسائیت اور یہودیت پر قلم اُٹھایا ہے۔ پھر زمانہ قبلِ اسلام کے عرب، حجاز اور قریش پر گفتگو کی ہے۔ پھر ظہورِ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور انقلابی کارنامے پر اجمالی نظر ڈالی ہے۔ پھر خلافتِ راشدہ اور اہلِ بیت کا ذکر کرتے ہوئے تاریخِ اسلام کا طائرانہ جائزہ لیا ہے۔ احادیث اور اسلامی قانون کے مآخذ پر بحث ہے

شیعیت اور خارجیت کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام اور اجتہاد، تابعین اور تبع تابعین کی بات چلی ہے۔ خاصی محنت سے اسلامی قانون کی دفعہ وار تدوین کا تفصیلی تذکرہ لکھا گیا ہے۔ پھر خلق قرآن اور جبر و اختیار کی تاریخی بحثوں کے ساتھ حکمتِ اسلامی میں یونانی آمیزش کا قصہ چھیڑا ہے اور معتزلہ، علم الکلام اور جماعت الاخوان الصفا پر کلام کیا گیا ہے۔ آگے تصوف اور باطنیت کا مسئلہ چھیڑا ہے۔ اور وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے نظریات کا تعارف کرایا گیا ہے۔ پھر فتنۂ قادیانیت کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔ آگے بہت اہم حصہ آتا ہے جبکہ مؤلف نے مغربی مادیت کے ظہور اور اس کے مقابلے میں مسلمانوں میں چند بڑے احیائے اسلام کے ابھار کا تذکرہ کیا گیا ہے یہاں سے پھر کتاب کا سارا زور تحریک تجدید و احیا پر صرف ہوتا ہے۔ کیونکہ دراصل یہی حاصل مباحث ہے۔ اس سلسلے میں سید احمد بریلوی شہید، علی گڑھ کی تحریک، جماعتِ اسلامی کی تحریک کا تذکرہ بطور خاص کیا گیا ہے۔ اس موقع پر علامہ اقبال اور سید مودودی کے سوانحی خاکے بھی بیان کیے گئے ہیں۔ ساری بحث کو اس مضمون میں سمٹایا گیا ہے کہ اسلام کا مدعا کیا ہے؟ (WHAT ISLAM STANDS FOR) اس کے بعد کا آخری مضمون ماحصل (CONCLUSION) جو مقصدِ کتاب کو واضح کرتا ہے، بہت دلچسپ ہے۔

مؤلف نے اپنی تحریروں میں جہاں جہاں دوسروں سے استفادہ کیا ہے صفحات کے حاشیے میں حوالے دیے ہیں۔ نیز خاتمۂ کتاب پر کتابیات (BIBLIOGRAPHY) کا بھی اندراج کیا ہے اور اسماء و اعلام کا انڈکس بھی شامل کیا ہے۔

حسب روایت ہم مجبور ہیں کہ کتاب کی اصل بحثوں سے زیادہ تعرض نہ کریں۔ اجمالاً ہم یہی رائے دے سکتے ہیں کہ یہ ایک قابلِ قدر کتاب ہے جس میں بہت تفصیل طلب مباحث کو بڑی مہارت سے سکیڑ دیا گیا ہے۔

اصلاح انقلاب امت (جلد دوم)
از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی غفرلہ
مجلد تقطیع کلاں صفحات ۲۲۳ قیمت ۴/۲ روپے
ناشر ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

اس کتاب میں مولینا اشرف علی تھانوی مرحوم نے عقائد و عبادات اور دیگر معاشرتی و عائلی مسائل کے متعلق رائج الوقت بدعات اور غلط فہمیوں پر گرفت کی ہے اور ہر مسئلے کو حنفی فقہ کے مطابق واضح کر دیا ہے۔ روزمرہ مسائل میں عام آدمی کے لیے ممکن نہیں ہوتا کہ وہ لمبی چوڑی علمی کتابیں کھنگالے۔ ایسی ضرورت کے لیے یہ کتاب بہترین ہے۔

غمِ اعلیٰ رح
مرتبہ: گوھر ملسیانی
صفحات ۱۲۸ قیمت ۱۰/ روپے
ناشر: گوھر ادب پبلی کیشنز
مظہر فرید کالونی۔ صادق آباد

مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودی مغفور کی رحلت کے درد و گداز کو بہت سے شعراء نے سرمایۂ سخن بنایا ہے۔ ایسی نظموں کا گوہر ملسیانی صاحب نے انتخاب کر کے یہ مجموعہ شائع کیا ہے۔ ایک چھوٹے سے مجموعے میں نظموں کی خاصی تعداد جمع ہے۔ امید ہے کہ اہل ذوق اس کوشش کی قدر افزائی کریں گے۔

دید شنید
از۔ رفیق ڈوگر
صفحات ۲۸۰ قیمت ۵۰/۱۷ روپے
ناشر: عقاب پبلی کیشنز۔
رانا چیمبرز۔ پرانی انارکلی۔ لاہور

محمد رفیق ڈوگر کے قلم کا قد اب اتنا بڑھ گیا ہے کہ وہ جہانِ صحافت میں نمایاں دکھائی دیتا ہے۔
کتاب کے گرد پوش پر اپنے مختصر تعارف میں لکھے ہوئے دو جملوں سے اس کی تحریر کے تیکھے پن کا اندازہ کیجیے۔ لکھا ہے:

نام: کتاب کے باہر درج ہے۔
کام: کتاب کے اندر درج ہے۔

کیا خوب نثری شعر ہے جس کے دونوں مصرعوں میں صرف دو دو متقابل الفاظ بدلتے ہیں۔ باقی سب کچھ جوں کا توں رہتا ہے۔

آجکل کئی اخباروں میں ایک غیر اخباری کالم بھی شائع ہوتا ہے۔ یہ کالم صحافت، ادب، طنز و مزاح کا ہلکا پھلکا سا مرکب ہوتا ہے۔ یعنی عشرت کدۂ نگارش میں "کاک ٹیل"۔ رفیق ڈوگر اس طرز کے کالم مدت سے لکھتا ہے اب تو اس نے اپنا خاص رنگ پیدا کر لیا ہے۔ ایسے ہی کالموں کا ایک مجموعہ ہمارے سامنے ہے۔ اس مجموعے میں زندگی کے بے شمار ٹھوس مسائل کا لطیف انعکاس ہے۔ یہ کالم تاریخ کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ مختلف مراحل کے واقعات و حوادث کی جھلکیاں اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس لئے اس دلچسپ کتاب کی ایک تاریخی اہمیت بھی ہے

ایمان، تقوٰی، جہاد فی سبیل اللہ
مؤلف: سید تصدق بخاری
جلد، کاغذ، طباعت معمولی صفحات ۳۲۸
قیمت: ۲۲/- روپے
ناشر: مکتبہ ندائے حق، رجمنٹل بازار، سیالکوٹ چھاؤنی

کتاب کا نام وہ ہے جو چند سال سے ہماری قابلِ فخر فوج کا طغریٰ ہے، اور کسی مسلمان فوج کے لیے اس سے بہتر طغریٰ کوئی نہیں ہو سکتا۔

یہ ایک اچھا موضوع ہے، اور اگر اس پر خوبصورت انداز سے لکھا جاتا رہے تو ملک کے خواص و عوام کے علاوہ فوجی افسروں اور جوانوں کے لیے اچھی چیزیں فراہم کی جا سکتی ہیں۔

اوّلاً تو میں اس کتاب کے مؤلف کی خدمت میں یہ کلمۂ اعتراف پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے سوا تین سو سے کچھ زائد صفحات میں اتنا وافر مواد مطالعہ جمع کر دیا ہے کہ پڑھنے والا حیران رہ جاتا ہے۔ مگر دوسری طرف شاید زیادہ مؤثر صورت یہ ہوتی کہ ایمان، تقوٰی اور جہاد کے متعلق سادہ زبان، مختصر عبادات اور جذبہ آفریں اندازِ بیان سے چند ضروری حقیقتیں بیان ہو جاتیں اور غلط فہمیاں رفع ہو جاتیں۔ اگر کتاب عالموں اور واعظوں کے پڑھنے کے لیے ہے تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر جدید تعلیم یافتہ طبقے اور خود فوج سے متعلق افسروں اور جوانوں کے لیے ہے تو پھر یہ مشکل ہی سے دلوں اور دماغوں میں راستہ بنا سکے گی۔

ایک ضرورت اس سے بھی بالاتر ہے۔ کاش کہ کوئی صاحب کوئی ایسی کتاب اس موضوع پر لکھ سکیں جو فوجی حلقوں میں ایک نصابی کتاب کی حیثیت سے کام دے سکے۔ مگر ایسی کتاب کے لیے زبان، اندازِ بیان، اصطلاحات اور گٹ اپ وغیرہ کے خاص تقاضے سامنے رکھنے ضروری ہیں۔

پھر بھی مؤلف کا یہ کام اس لحاظ سے قیمتی ہے کہ اس میں دین کے بے شمار احکام اور تقاضے مذکور ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھا کر کام کرنے والے لوگ کسی نئی شکل میں کام کر سکتے ہیں۔

اِس کتاب پر یہ سطور رکھتے لکھتے خیال آتا ہے کہ آج فریضۂ جہاد فی سبیل اللہ بالکل ہمارے سامنے کھڑا ہے اور پوچھ رہا ہے کہ کس درجے کا ایمان اور تقوٰی تم لوگوں میں ہے؟

مقامِ حیرت ہے کہ قوم کے سر پہ تاریک ترین خطرات منڈلا رہے ہیں اور وہ روزمرہ کی زندگی میں جوں کی توں مگن ہے۔ رشوت اور اسمگلنگ اور لوٹ اور قتل و اغوا کے سلسلے اپنی جگہ چل رہے ہیں، دولت

(باقی ر صفحہ ۴۸)

(بقیہ اشارات) ان پر واضح کریں کہ ہماری راہ نجات اسلام کے سوا کوئی نہیں۔

۹۔ خاص طور پر میں یہ بات آخر میں کہنا چاہتا ہوں کہ اب جب کہ جماعتیں موجود نہیں ہیں جن لوگوں کو (وہ تھوڑے سے ہوں یا بہت) اسلام کا کام صحیح خطوط پر کرنا ہو وہ ارسٹوکریٹک طریق کار کے قفس سے آزاد ہو کر فرد بہ فرد رابطۂ عام کی مہم لے کے چلیں۔ لوگوں میں ان کا اتنا نفوذ ہونا چاہیے کہ وہ محلے کے ہر شخص کے متعلق یہ ضرور جانتے ہوں کہ وہ کیا کام کرتا ہے؟ کس خیال کا ہے؟ ملکی معاملات میں اس کا نقطۂ نظر کیا ہے؟ دین کو وہ کیا حیثیت دیتا ہے؟ اور کہیں وہ مخالفِ اسلام قوت سے متاثر تو نہیں ہے؟

کاش کہ اس طرز پر کام کرنے والے کچھ لوگ —— خصوصاً کچھ نوجوان —— میدان میں آئیں چاہے اُن کا تعلق کبھی کسی بھی جماعت سے رہا ہو یا نہ رہا ہو۔ اور چاہے وہ کسی مدرسۂ فکر سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ تو دین کا کام ہے اور یہ سب کے کرنے کا ہے۔

(بقیہ مطبوعات)

کمانے اور اسراف کے تماشے دکھانے میں لوگ اسی طرح مصروف ہیں۔ سرپرستانِ دین کے تفرقے بھی چل رہے ہیں اور مسجدوں کی "فتوحات" کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ روس کی لابی اور انڈیا کی لابی نے بھی تیزی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ رُوسی نظریات کے مومنین بھی سرکاری ایوانوں، تعلیم گاہوں، نشرواشاعت کے مراکز، ادبی اداروں اور آرٹ کونسلوں میں اپنا کام اپنے خاص غیر محسوس طریقوں سے کر رہے ہیں۔ کچھ ایسے مذہبی عناصر بھی ہیں جو کسی دوسرے دینی ادارے کو ضرب لگانے کے لیے رُوس نواز ملحدوں کے ساتھ بآسانی بھائی چارہ قائم کر لیتے ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو خود ڈرپوک ہیں اور "ڈر" کو پھیلا رہے ہیں کہ ایک بڑی طاقت کے مقابلے میں ہماری کیا حیثیت!

یہ چیزیں بتاتی ہیں کہ نہ ایمان پوری طرح کام کر رہا ہے نہ تقوٰی، اور ایمان و تقوٰی کے بغیر جہاد فی سبیل اللہ تو ہو نہیں سکتا۔

اس جملۂ معترضہ سے قطع نظر سید تصدق بخاری صاحب کی محنت و کاوش کی تحسین ہونی ہی چاہیے۔